



سوال

(229) جمرہ عقبہ کو جوتے مارنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حج کے موقع پر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنے کی بجائے بڑے بڑے پتھر یا جوتے مارے جاتے ہیں، بعض لوگ وہاں تھوکتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں، کیا کنکریاں مارتے وقت ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حاجی کو چاہیے کہ وہ منیٰ پہنچنے سے پہلے ہی حمرات کو مارنے کے لیے راستہ سے کنکریاں اٹھائے، وہ مزدلفہ، منیٰ یا کسی اور جگہ سے بھی اٹھائی جاسکتی ہیں اور ان کا حجم لوبیہ کے برابر چنے کے دانے سے ذرا بڑا ہونا چاہیے۔ کنکریوں کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ رمی جائز نہیں ہے، چنانچہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس ذواکچھ کو اپنی سواری پر بیٹھے بیٹھے حکم دیا: ”مجھے کنکریاں چن دو“ میں نے سات کنکریاں چن دیں جو انگلیوں کے پوروں میں آسکتی تھیں۔ آپ انہیں ہاتھ میں لے کر حرکت دینے لگے اور ان کی مٹی، جھاڑنے لگے پھر آپ نے فرمایا: ’پس کنکریاں مارو اور اسے لوگو! دین میں غلو کرنے سے بچو، بے شک پہلے لوگوں کو دین میں غلو نے تباہ کر دیا تھا۔ [1]

اس حدیث کی روشنی میں بڑے شیطان کو جوتے مارنا، اس پر تھوکنے اور اسے گالیاں دینا جائز نہیں ہے، اسی طرح اسے بڑے بڑے پتھر مارنا بھی جائز نہیں، یقیناً اگر کوئی ایسا کام کرتا ہے تو وہ شیطان کو خوش کرتا ہے، کس قدر قسمتی کی بات ہے کہ اسے رمی کرتے وقت اس کی خوشی کا سامان مہیا کیا جا رہا ہے، مذکورہ حدیث کی روشنی میں حاجی کو چاہیے کہ وہ صرف کنکریاں مارنے پر اکتفاء کرے اور دین میں غلو سے اجتناب کرے۔ (واللہ اعلم)

[1] سنن نسائی، المناسک: 3095۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث



جلد: 3، صفحہ نمبر: 214

محدث فتویٰ